بازتابِ نو

بازتابِ نو ہفتہ وار تجزیہ شائع کرتا ہے جو ثقافتی تبدیلی، شہری زندگی اور نئی نسل کے سوالات پر مبنی ہے۔ ادارہ کسی سیاسی جماعت سے وابستہ نہیں۔ خط، تجزیہ اور تبصرے ہفتے کی شام تک موصول ہوں۔

پرانے محلوں میں نئی روشنی

بازتابِ نو نمائندہ — ۱۴ حمل ۲۰۲۲ ه

شہر کے پرانے محلوں میں برسوں بعد پہلی بار گلیوں میں بجلی کے کھمبے کھڑے کیے گئے ہیں۔ منگل کی شام ان کھمبوں پر روشنی جلائی گئی تو محلے کے بزرگ دروازوں پر آ کھڑے ہوئے۔ یہ منصوبہ شہری ترقی کے ادارے نے مقامی کمیٹیوں کے ساتھ مل کر پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔

محلہ کمہاراں کے رہائشی محمد یونس نے کہا کہ بچے اب مغرب کے بعد گلی میں کھیل سکیں گے۔ ان کے مطابق پرانے محلوں میں اندھیرا صرف روشنی کی کمی نہیں، بلکہ خوف کا سبب بھی ہے۔ خواتین کے لیے شام کے بعد گھر سے نکلنا مشکل ہو جاتا تھا۔ اس منصوبے کے بعد یہ رکاوٹ کم ہو گی۔

ادارے کے ترجمان انجینئر فرحان صدیقی کے مطابق ۴۲ کلومیٹر طویل گلیوں میں روشنی کا معیار وہی رکھا گیا ہے جو نئے علاقوں میں ہے تاکہ دیکھ بھال میں فرق نہ آئے۔ کھمبے زمین سے کم بلند رکھے گئے ہیں تاکہ روشنی براہِ راست گلی پر پڑے اور گھروں کی کھڑکیوں میں نہ جھانکے۔ ان کے بقول ۱۸ ماہ بعد پرانے محلوں کا ہر گھر بجلی کے میٹر سے جڑ چکا ہوگا۔

تاہم شہریوں نے چند خدشات بھی ظاہر کیے ہیں۔ محلہ کمہاراں کی رہائشی بی بی زاہدہ نے کہا کہ کھمبے لگانے کے بعد گلی میں گاڑیاں تیز چلنے لگی ہیں اور بچوں کو سڑک پار کرنا پہلے سے زیادہ خطرناک لگتا ہے۔ ادارے نے یقین دلایا کہ اگلے مرحلے میں ان مقامات پر سپیڈ بریکر لگائے جائیں گے جن کی نشاندہی مقامی کمیٹیاں کریں گی۔

منصوبے پر مجموعی طور پر ۴ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے لاگت آئی ہے۔ ادارے کے مطابق ۳ ماہ کی آزمائشی مدت کے بعد شکایات کا جائزہ لیا جائے گا اور ضرورت پڑنے پر کھمبوں کی تعداد بڑھائی جائے گی۔ شہری اپنی شکایات ہیلپ لائن ۱۱۲ پر درج کرا سکیں گے۔

ریلوے پھاٹک پر نیا انڈر پاس کھل گیا

بازتابِ نو نمائندہ — ۱۴ حمل ۲۰۲۲ ه

شہر کے مصروف ریلوے پھاٹک پر برسوں سے جاری انتظار ختم ہو گیا۔ منگل کی صبح انڈر پاس کو ٹریفک کے لیے کھول دیا گیا۔ اس پھاٹک پر ہر روز سینکڑوں گاڑیاں رکتی تھیں اور اکثر ایمبولینس کو بھی گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا تھا۔ اب یہ راستہ چند منٹ میں طے ہو سکے گا۔

منصوبے کی لاگت ۶ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے رہی۔ ادارے کے مطابق انڈر پاس کی لمبائی ۴۲۰ میٹر اور چوڑائی ۱۲ میٹر ہے تاکہ بھاری گاڑیاں بھی آسانی سے گزر سکیں۔ پیدل چلنے والوں کے لیے الگ راستہ اور روشنی کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ بارش کی صورت میں پانی کے نکاس کے لیے پمپ نصب کیے گئے ہیں تاکہ سڑک پر پانی نہ کھڑا ہو۔

ریلوے پھاٹک کے نگران محمد یونس نے کہا کہ برسوں بعد پہلی بار وہ بغیر جھنڈی کے گاڑیوں کو گزرتے دیکھ رہے ہیں۔ ان کے بقول پھاٹک پر کام کرنے والے عملے کو اب دوسری ڈیوٹی دی جائے گی۔ ادارے کے ترجمان نے بتایا کہ پھاٹک کو مکمل طور پر بند کرنے کا فیصلہ اگلے ماہ کیا جائے گا